نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ　　　　قیمت سالیانہ مع محصول ۓ

نمبر ۲۷ ۔ جلد ۹　　　　لودیانہ ۷ جولائی سنہ ۱۸۸۱ع　　　　قیمت فی پرچہ ۶ پائی

گلدستۂ اخبارات

ایوبخان نے جب سے شکست کھائی تب سے پھر سرداران افغانستان کو خطوط غیرت آمیز لکھ رہا ہے = **امیر کابل** نے فتحیابی حال سے اپنا رعب پھر مضبوطی کے ساتھ قایم کیا ہے = **خبر** ہے کہ ایوبخان ہرات کے سرداروں کو لالچ دیکر اپنی طرف کھینچ رہا ہے = **درانی** سرداروں نے امیر کابل کی اطاعت قبول کر لی ہے مگر کہتے ہیں کہ اسمیں ایوبخان کی چالاکی ہے = **افواہ** ہے کہ ایک روسی افسر کابل میں آیا ہے جسکو وہاں کے باشندے جاسوس سمجھتے ہیں = **فرانس** والوں نے ٹیونس کو لے لیا ہے = **محمد حسن خان** نے سیر کر زیر حملہ آور ہو کر امیر کابل کی فوج کو شکست دی ہے = **عبدالرحمان خان** نے فوج کا ایک حصہ قندھار کی حفاظت کیواسطے روانہ کیا ہے = **خبر** ہے کہ ایوبخان اور امیر کابل میں صلح کی بات چیت ہو رہی ہے = روسیوں نے ارادہ کر لیا ہے کہ ایک پولیس خفیہ طور سے تمام یورپ کے اضلاع میں بھیجی جاوے = **شملہ** میں گرجا گھر کیواسطے حضور ویسرائے نے سات سو روپیہ چندہ دیا ہے =

کابل میں روسی سفارت کی آمد آمد ہے = **کپورتھلہ** میں اہل ہنود کی بیوگان کی شادی کرنے کیواسطے ایک کمیٹی قایم ہوئی ہے = **ایران** میں آجکل سخت قحط ہے = **لنڈن** میں ایک عورتوں کی کمیٹی تجارت کرنیکے واسطے بنی ہے = **مدحت پاشا** کی نسبت سلطان روم نے پھانسی کا حکم دیا ہے = **امریکہ** میں ایک کروڑ ۹ لاکھ ۱۳ ہزار چار سو کلیں روئی کاتنے کی جاری ہیں = **گورنمنٹ** نے حکم جاری کیا ہے کہ یکم جولائی سے ہندوستان میں کل تار کی خبر کے اول ۶ لفظ کیواسطے ایک روپیہ اور اُسکے بعد فی لفظ دو آنہ لئے جاوینگے = **جنرل** سردار عبداللہ خان مارا گیا ہے = **باشندگان بلگیریا** کی بابت رومیلیا میں ہمدردی اور رحمدلی کا جوش ظاہر ہوا ہے = **سکھر** کے پل کی تعمیر کی بابت خبر ہے کہ سال حال میں شروع ہو جائیگا = **فرانس** کی مخالفت میں تمام جنیوا میں جنگی حرکات وقوع میں آ رہی ہیں = **پنجاب** میں دس روز سے بالکل بارش نہیں ہوئی ہے = **بمبئی** احاطہ کے کل علاقجات میں زراعت کے لئے مکتفی بارش ہو گئی ہے = **قسطنطنیہ** کی خبر نے بتایا ہے کہ ایک مسلمان ہندوستانی اس جرم میں گرفتار ہوا ہے کہ اُسنے کچھ کلمات خلاف شان سلطان کے بیان کئے تھے = **شملہ** سے حکم نکلا ہے کہ فوج کا کوئی افسر یا سپاہی جبکہ جنگ کو جاتا ہو کسی اخبار کا کارسپانڈنٹ نہ ہونے پاوے = **سیالکوٹ** کی مویشی میں وبا پھیل رہی ہے = **ایوبخان** کی بابت تازہ خبر آئی ہے کہ وہ ایکبے مرتبہ بڑے سامان کے ساتھ ہرات سے کابل کی طرف روانہ ہوا ہے = **ملتان** میں ہندو اور مسلمانوں کے درمیان فساد جاری ہے = **برہما** کی ملکہ اپنے شاہ کو زہر دینے کی علت میں گرفتار ہوئی ہے = **بمبئی** کی آمدنی صیغہ افیون کی ۲۱ لاکھ روپیہ ماہواری کی ہے = **روس** ترکمانوں سے منظور کرانا چاہتے ہیں کہ روس روسی ایجنٹ رہا کرے مگر وہ نہیں مانتے = **قاہرہ** لاہور کی جبر رکی بابت

نور افشاں

—— کچھ عرصہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ اہل ہنود کے بعض تعلیم یافتہ کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے باپ دادوں کے دھرم کو تہذیب پر لاویں۔ بعض وید۔شاستر کے طرف خیال کر کے آریہ سماج کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ بعض دھرم سبھا کی طرف قدم اُٹھاتے ہیں اور بعض برہمو سماج کو پسند کر کے اُسمیں رہنا چاہتے ہیں اور یوں اپنے باپ دادوں کے مذہب سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ غور کے لائق بات ہے کہ جہانتک دین ہنود کی ترمیم و تہذیب کے لئے کوشش ہوتی ہے وہیں تک تعلیم یافتہ مذکورہ پر روشن ہوتا جاتا ہے کہ یہہ بڈھا نوجوانی کو حاصل نہیں کر سکتا ہے۔ چنانچہ اخبار عام مطبوعہ ۲۹ جون میں ایک خط جو پنڈت سردھا رام صاحب پھلوری نے اڈیٹر اخبار سٹرلاس لاہور کے نام اپنے مرنے سے ۱۵ روز پیشتر لکھا تھا درج ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پنڈت صاحب موصوف اپنی ناکامیابی پر واویلا کر کے اس دنیائے فانی سے رحلت کر گئے۔ چنانچہ پنڈت صاحب یوں تحریر فرماتے ہیں کہ اے عزیز۔ کئی ایک باتوں کو دیکھکر

اب مجھے بھی یقین ہوتا جاتا ہے کہ اب سناتن دھرم کا قیام اور حفاظت پرمیشور کو ہی نہیں بھاتی ہماری بڑی بھول ہے کہ ہم اس بوڑھے دھرم کو پھر جوان بنانے کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں۔ اے عزیز لوگوں کا کیا قصور ہے پرماتما نے آپ ہی اس دھرم سے لوگوں کو محروم کر دینا چاہا ہے۔ میں ہر سال یہی سنتا ہوں کہ آج فلانے بھگت نے پوجا پاٹھ کرنا چھوڑ دیا۔ اور آج فلان شخص جو نہاتن

دھرم کا بڑا پریمی تھا۔ وید شاستر پرانوکت دھرم سے بیمُکھ ہو گیا۔ راجہ لوگ شکار اور انگریزوں کی خوشامد کے بغیر کچھ جانتے ہی نہیں۔ دولتمند لوگ شراب کباب رنڈی بازی اور عیش میں مدہوش۔ نئے تعلیم یافتہ لوگ آریہ اناریوں کے جھگڑوں میں مستغرق ہیں۔ نہ جانے ہم لوگ کن لوگوں کو سدھانے کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں۔ نوکری کرتے تو اجتک ہم بھی کوئی بابو صاحب بن گئے ہوتے۔ بیوپار کرتے تو ہمیشہ گھر میں رہتے اور گرہست کا مزہ لوٹتے۔ ہم نے تو جگت کا بھلا کرتے کرتے اپنا جنم کھو لیا (گھر کے رہے نہ گھاٹ کے) +

لال جی۔ ابتو ادھر سے کمر ٹوٹ گئی۔ کیسکا اُپدیش کسکی سبھا۔ کسکی جاترا؟ اب تو اپنی ہی کھیل بچائیگے۔ کیونکہ لوگوں کی کھیل بہت دن کھیلکر کچھ پھل نہ پایا۔ کیا معنے کہ دھرم کی ترقی کے لئے کتنی تکلیفیں اُٹھائیں۔ کوئی بار آور نہوئی۔ پس اب چُپ کرنا اور ایک جگہ میں قایم ہو جانا ہی بہتر ہے +

—— پنڈت سردھا رام صاحب پھلوری کے مرجانے سے ہمکو کمال افسوس ہے کیونکہ سوائے لالہ بہاری لال صاحب کے پنجابی زبان کا کوئی ایسا کامل عالم شخص پنجاب کی اضلاع میں نہ تھا۔ بہت عرصہ تک پنڈت صاحب موصوف نے ہمارے پریس کی ملازمت کی اور اکثر پنجابی زبان کی عمدہ تصنیفات نظم و نثر میں انہیں کی امداد سے تیار کی گئیں۔ اور زیادہ تر ہمکو اسبات کا افسوس ہے کہ پنڈت صاحب کی زندگی کا آفتاب ناامیدی کے بادلوں میں چھپ گیا۔ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے +

—— شملہ سے جو تار خبر ۳ جولائی کو آئی اُس سے معلوم ہوا کہ ایوبخان معہ اپنے سواروں و پیادوں و توپخانہ کے ۲۵ جون کو ہرات چھوڑ کابل کیطرف روانہ ہوا ہے۔ دیکھئے کہ اِس روانگی کا انجام کیا ہوتا ہے +

شہر نیویارک واقع ملک امریکہ سے بذریعہ تار مورخہ ۳ جولائی خبر آئی ہے کہ ایک شخص نے پریسیڈنٹ پر گولی چلائی جس کے صدمہ سے صاحب پریسیڈنٹ سخت مضروب ہوئے۔ اور انکی جان کی امید کم ہے۔ قاتل مسمی چارلیس گیٹو ساکن شہر شکاگو ہے اور پیشہ وکالت کا کرتا ہے۔ پریسیڈنٹ صاحب کو اسواسطے مارنیکا قصد کیا کہ مسمی مذکور نے صاحب ممدوح سے ایک عہدہ کی درخواست کی تھی جو اسکو نہیں ملا تھا۔ قاتل اسیوقت گرفتار کیا گیا ہے +

—— ٹیونس سے خبر ہے کہ بمقام سنگس میں جہاد کے اشتہار عیسائیوں کی مخالفت میں جاری ہوئے ہیں۔ چنانچہ اہل یورپین بندر میں اپنی حفاظت کیواسطے آئے ہیں۔ یقین ہے کہ فرانس والے اِس جہاد سے نہایت خوش ہونگے کیونکہ اِس سے انکو ٹیونس پر قبضہ کرنیکا ایک حیلہ ملا ہے +

—— ہمارے صیغہ مراسلات میں ایک خط کلکتہ سے آیا اور ہفتہ حال میں درج ہوا ہے جس سے ناظرین اخبار صاحب کمشنر پولیس کلکتہ کی کارروائی اور پادری صاحبان کے استقلال و بردباری کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ سنا جاتا ہے کہ صاحب کمشنر پولیس اپیل کرنیکا قصد کرتے ہیں مگر یقین نہیں کہ اپیل صاحب موصوف کا سماعت ہو +

—— خبر ہے کہ بابو کیشب چندر سین صاحب نے اپنے دھرم میں ایک جدید رسم جاری کی ہے یعنے بپتسمہ۔ صاحب موصوف نے کلکتہ میں ایک جلسہ کر کے متی کی انجیل کا ۳ باب پڑھکر بپتسمہ کی ریت کو اپنے خیال بموجب بیان کیا۔ اور پہلے اپنے تئیں بپتسمہ دیا اور پھر شاگردوں کو دیا۔ صاحب موصوف کا گمان یہہ ہے کہ مسیح نے پانی سے اسواسطے بپتسمہ لیا کہ جب پانی

تفریح طبع میں اعتدال لازم ہی

انسان کے لئے محنت اور تھکان کے بعد کسیقدر آرام اور تفریح طبع کا شغل نہ صرف اُسکا طبعی تقاضا ہی بلکہ اُسکے لئے ضروریات سے سمجھا جاتا ہی کیونکہ طبیعت کی صحت اعضا کی چستی دل اور دماغ کی تقویت اور خیالات کی درستی بہت کچھ اسی پر منحصر ہی اور اگر آدمی ہروقت کام میں ہی لگا رہے اور اسکی دم بھی طبیعت کو آرام اور تفریح نہ پہنچاوے تو تھوڑے ہی عرصہ میں نہ صرف اُسکا دل سُست اور جسم کام سے متنفر ہو جاویگا بلکہ اُسکی صحت میں خلل عاید ہونیکا احتمال ہی اسیواسطے ہر درجہ کے لوگوں نے اپنے اپنے رتبہ کے لحاظ سے تفریح طبع کے خاص خاص اشغال ایجاد کئے ہوئے ہیں۔ راجے اور رئیس سیر و شکار ناچ اور راگ سے دل بہلاتے ہیں کسان دہقان میلوں وغیرہ میں بگڑ ناچتے کودتے اور گاتے بجاتے ہیں حکام اور اُنکا عملہ ہفتہ میں ایک دن ضروری فرصت اور سال میں ایک مہینہ رعایتی رخصت کے مستحق ہو کر دل اور دماغ کو اور راہ اور باتوں میں لگاتے ہیں اور جو اطفال مکتب ہیں وہ مدرسہ سے چھٹی پاکر کھیل کود سے تازہ دل اور چاق چوبند ہو جاتے ہیں غرض سب انسان کیا ادنی کیا اعلےٰ اشغال تفریح کے طالب ہیں مگر افسوس کہ اکثر اُنمیں سے حد سے زیادہ اور بہت تھوڑے ہیں جو اعتدال کے ساتھ ان شغلوں کو برت رہے ہیں افراط بجائے اُمید کئے ہوئے فایدے کے در چنداں نقصان میں ڈالتا ہی اور تفریط یعنے ضرورت سے کم فرصت نکالنا بھی ضرر سے خالی نہیں پس اعتدال ایک چیز ہی جو انسان کو بشرطیکہ اُسکو قایم رکھے اِس خاص مقصد کے پورا کرنے میں قوی امداد دیتا ہی۔ مثلاً اگر راجے اور رئیس حد سے زیادہ عیش و آرام میں مصروف رہیں تو اُنکے ملک اور ریاست کا کیا ٹھکانا ہی اگر کسان ہل جوتنے کے چھنجھ اور سوچی ہی میں ہی ڈوبے رہیں تو اُنکے گھر میں روٹی کہاں۔ اطفال مکتب اگر اپنا بہت سا وقت کھیل کود میں ہی ضایع کرتے رہیں تو اُنکی تربیت کہاں اور اگر حکام یا اُنکا عملہ اجلاس اور دفتر چھوڑ کر ہمہ تن سیر و شکار اور ارباب نشاط کے جلسوں میں ہی لگے رہیں تو ملکی انتظام اور بہبودی رعایا کہاں غرض اِس معاملہ میں اعتدال قایم نہ رکھنے سے بہت آدمیوں نے سخت نقصان اُٹھایا ہی اور اُٹھا رہے ہیں اور افراط یا تفریط کے مصایب میں پڑ کر پھر اپنے آپکو مشکل سے بچا سکے ہیں اکثر دیکھنے میں آتا ہی کہ ایک آدمی اپنی تفریح طبع کے لئے ایک شغل قایم کرتا ہی اور ہزاروں تماشبین بقول لیکہ مفت کی شراب قاضی بھی نہیں چھوڑتا جمع ہو کر اُسپر حد سے زیادہ اپنا وقت صرف کر دیتے ہیں۔ ہمنے سنا ہی کہ سابق میں جسکو قریبًا ۳۰ سال کا عرصہ ہوا ہوگا ایکدو صاحبان اہل عملہ نے باہم مشورہ کر کے اپنی تفریح طبع کے لئے ایک نو میلا ایجاد کیا تھا اور ایک دیرینہ دربرست بسر کے تقاضاؤں پر جو خاص اُنہیں صاحبوں کو خواب میں ہوتے رہے بسنتی کرکے انعقاد اُسکا ایک سرسبز باغ میں اتوار کے روز قرار دیا تھا چونکہ اُس موقع پر بازاری عورات کی دعوت سب سے مقدم رکھی گئی اور ناچ مجرونکا حساب نہیں رہتا تھا اِسوجہ سے بہت جلد رنگ بگڑ گیا آخر فاحشہ عورات اور فاحش آدمیوں کے ملاپ کی نوبت اور کام کے آدمیوں کی تضیع اوقات کی اطلاع گوش زد حکام ہوئی اور بقول لیکہ ع سرچشمہ شاید گرفتن بہیل۔ دانا حکام نے اُسکو جھٹ پٹ بند کر دیا تھا ✦

اب بھی بعض بعض جگاؤں میں بصرف میونسپلٹی وغیرہ سرکار کیطرف سے کہیں کہیں میلے ایجاد ہوتے ہیں محض اِس غرض سے کہ مال مویشی کے پالنے اور تجارت وغیرہ کی ترقی کے شوق لوگوں کے دلوں میں پیدا ہوں یا حکام وقت کی سپیچوں اور تقریروں سے بشرطیکہ اُنکو موقع ملے لوگوں کو اپنی بہبودی کے اسباب اور تنزل کے نقصانات پر آگاہی حاصل ہو یا عام تفریح کے لئے ذریعہ ہوں لیکن علاوہ ایسے میلوں کے جو قایم کئے جاویں کہ جنکو دیکھ کر عوام الناس اپنے پہلے مغلظ اور نازیبا طریقوں کو ایک مہذب اور مفید صورت میں تبدیل کرنا سیکھیں سو پہلے دو اغراض تو کچھ کچھ اپنے اپنے موقعہ پر پورے ہوتے رہتے ہیں مگر افسوس کہ تیسری غرض کے حصول کا اُنکے کچھ بھی نمایاں اثر دکھائی نہیں دیتا اور جن صاحبوں سے یہہ غرض متعلق سمجھی جاتی ہی اُنہیں سے اکثر کا حال اِس قول کا مصداق پایا جاتا ہی ع توقع جنسے تھی اُس خستگی کی داد پانیکی وہ ہم سے بھی زیادہ کشتۂ تیغ ستم نکلے کیونکہ بعض حضرات ایسے تو بولا دہقانی مخش راگ اور ناچ پر جو اکثر ہوئے بغیر نہیں رہتا قناعت نہ کرکے اپنے چندہ سے کنچنی ڈوم نقال قوال وغیرہ کو بلواتے ہیں اور ولایتی آب اور شراب کے از حد استعمال سے بدمست ہو کر وہ لغو حرکات کرتے ہیں کہ ناگفتہ بہ اور آخر میں بجائے چست اور صحیح المزاج ہونیکے جو تعطیل کی عین علت غائی ہی اسقدر سُست اور خمار زدہ ہو جاتے ہیں کہ آئندہ ایک دو دن تک اپنے ضروری کام کو بھی بمشکل نباہتے ہیں اور اُنکا اثر عام لوگوں پر یہہ ہوتا ہی کہ ہزاروں جہال جو آگے ڈر کر کچھ خوف کے ساتھ اپنی جہالت کے جوش ظاہر کرتے تھے اب اُنکی دیکھا دیکھی اور زیادہ دلیر اور گستاخ ہو جاتے ہیں سچ ہی ع چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی ✦ غور سے دیکھا جاوے تو یہہ محض بے اعتدالیوں کے نتایج ہیں اور خصوص اُن لوگوں کی بے اعتدالیوں کے کہ جنکی پیش روی نشست برخاست رفتار گفتار اور لباس وغیرہ میں عام لوگوں کو جلد منظور ہی پس اگر کوئی غریب اخبار بلحاظ ہمدردی یا رفاہ قوم اُنکے عیوب دکھلانا اور اصلاح کی ترغیب دینا چاہتا ہو تو اُلٹے اُسکی خرابی کے در پے ہو جاتے ہیں اور محسن کُش بنکر خراب جو شہنکے ساتھ اپنے نام کے لئے عجیب عجیب نام تجویز کرتے ہیں۔ پر یاد رہے کہ خواہ وہ لوگ کیسی ہی خلاف تہذیب ہو کر زور زبان دکھلائیں اور حقیقی نور کو اپنے ذہن میں ظلمت سے تبدیل کرتے پھریں لیکن نور افشاں اپنے منصبِ نورالفشی کی بجا آوری میں جو قوم سے نادانی جہالت کے دور کرنے

بقیہ علم ہیئت کا مختصر بیان

زہرہ کے بیان میں

۱- یہہ سیارہ جو قاعدہ شمسی میں دوسرے درجہ والا ہی آفتاب سے چھ کروڑ نوے لاکھ میل دور ہی اور وینس یعنے زہرہ کہلاتا ہی وہ چھہتر ہزار میل کو ایک گھنٹہ میں طے کرتا ہی +

۲- وینس یعنے زہرہ گرد سورج کے دو سو چوبیس ۲۲۴ دن اور سترہ گھنٹہ میں دور پورا کرتا ہی اور اُسکا قطر سات ہزار سات سو چھبیس میل دراز ہی زہرہ عطارد سے بڑا مگر ہیں قرہ زمین سے چھوٹا ہی +

۳- وہ کبھی فجر کو نکلتا ہی اور کبھی شام کو- وہ بہت خوبصورت اور چمکدار اور دیکھنے میں سب سیاروں سے اُسکو زیادہ چمک ہی +

زمین کے بیان میں

۱- آفتاب سے تیسرے درجہ والا جرم بھی قرہ زمین ہی- یہہ آفتاب سے نوے کروڑ پچاس لاکھ میل دور ہی اور گرد آفتاب کے گردش کرتی ہی تین سو پینسٹھ ۳۶۵ دن اور چھ گھنٹہ میں یعنے ایک برس میں اُسکا قطر قریب آٹھ ہزار میل دراز ہی +

۲- اگرچہ ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ زمین ساکن ہی لیکن خدا نے ایسا کیا کہ یہہ زمین ساتھ اپنے باشندوں کے اٹھاون ہزار میل ایک گھنٹہ میں طے کرتی ہی +

۳- اِس بات کے سوچنے سے کہ ہم اِسوقت ساتھ زمین کہ جس پر بستے ہیں ایک سو بیس گنا جلد توپ کے گولے کی حرکت سے ہوا پر اُڑے چلے جاتے ہیں کیا کیا تعجب پیدا ہوتا ہی اور خدا سے ہیبت رکھنا اور اُسکی بندگی کرنا کس قدر ہم پر واجب ہوتا ہی +

۴- بلکہ کیا اچنبا ہی کہ انسان ایسے مہیب واجب الوجود کی عبادت اور تابعداری سے غافل رہے کہ جسکی اتنی ڈراونی قدرت ہی +

۵- تحقیق وے لوگ کہ جھگگر مورت اور پتھر اور دریا کو پوجا کرتے ہیں اُنکے دل میں نہ گذرا ہوگا کہ جس خدا نے اِس تمام گردوں کو بنایا ہی اُسکو کیا کیا طنز کرتے ہیں +

۶- حقیقت اُس شخص کہ جسنے علم ہیئت کا مطالع کیا ہی ممکن نہیں کہ پتھر کے سامھنے جھکے اور اُسے خدا کہے +

۷- یہہ زمین چاند اور تمام سیاروں کی مانند گول ہی- وہ اپنے محور پر روز بروز ایک گردش پوری کرتی ہی پس ہر روز قریب تمام سطح زمین کے گھومتے گھومتے آفتاب کے مقابلہ ہوتی ہی +

۸- زمین کی حرکت اپنے محور پر اِسقدر جلد ہی کہ ہزار میل ایک گھنٹے میں گھومتی ہی +

۹- زمین کی حرکت کو غبارے کے گولے کی حرکت کے ساتھ تشبیہہ ہو سکتی ہی ہوا پر سامھنے نکل جانے کی اُسکی ایک حرکت اور اپنی محور پر لڑھکنے کی دوسری حرکت +

۱۰- غبارے کے گولے کی یہہ دو دو ہری حرکت کیا عجب تیز ہی لیکن عجب تیز ہی کہ یہہ زمین کہ اُسکو خدا نے ایک کن کے کہنے سے سنسان پر چلایا ہی اُسکی حرکت بہ نسبت گولے کے کیا کیا بے بیان ہی +

۱۱- خدا کا ڈر عقل کی بنیاد ہی جو انسان کہ خدا کو بھول کے اِس دنیا میں جسے خدا نے بنایا ہی گذران کرتے ہیں رسا حیوان سے کہ حشر سے محروم ہیں بدتر ہیں +

۱۲- یہہ زمین گول ہی اہل جہازوں نے اُسکے گرد سیر کی ہی +

۱۳- یہہ زمین جیسا کہ معلوم ہی ہم ایک خلقت رسوا سے آبادان ہی- ہر چند کہ ہم اقرار کرنے میں کہ خدا کی اطاعت ہمپر واجب ہی لیکن اُسکے حکم سے غافل رہتے ہیں +

۱۴- موت کے بعد روز محشر ہوگا اُسوقت ہم سب اپنے اپنے گناہوں کی جواب دہی کے واسطے خدا کے محکمہ میں کھڑے ہونگے +

چاند کے بیان میں

۱- یہہ زمین کہ جسپر ہم بستے ہیں آفتاب یعنے منبع روشنی سے اِسقدر دور ہی کہ خدا نے ہمارے واسطے ایک چاند مقرر کیا ہی روشنی پہنچانے کو جسوقت کہ ہیں سورج کی غایب ہو جاتی ہیں +

۲- چاند اگرچہ دیکھنے میں نہایت جھوٹا ہی لیکن وہ ایک بڑا جرم ہی اُسکا قطر دو ہزار ایک سو ہی میل لنبا ہی +

۳- وہ سب سیاروں سے ہمارے بہت نزدیک ہی- تسپر بھی چاند بڑی دور ہی زمین سے یعنے دو لاکھ چالیس میل +

۴- حق تعالٰی نے اُسکا راستہ مقرر کیا ہی اور اُسکا دورہ گردش زمین کے انتیس دن اور بارہ گھنٹے میں پورا کرتا ہی +

۵- چاند ظاہر میں آہستہ چلتا ہی مگر حقیقت میں وہ ہر گھنٹے میں سیر پر دو ہزار دو سو نوے میل اُڑا جاتا ہی اور یہہ حرکت دہشت انگیز ہی +

۶- خدا نے اُسکو کچھ ذات کی روشنی نہیں دی ہی وہ آفتاب سے روشن ہی +

۷- وہ صورتیں جو چاند پر نظر آتی ہیں پہاڑ اور میدان ہیں اور زمی روشنی اور سایہ +

۸- قیاس میں آتا ہی کہ چاند آبادان ہی اور یہہ کہ خدا نے اُنہیں بھی اپنے بندوں کو ساکن کیا جسطرح کہ زمین میں +

باقی آیندہ

مراسلات

عدم ضرورت قرآن کی توضیح

بجواب منشور محمدی مطبوعہ رجب المرجب [illegible] نمبر ۱۹

ناظرین پر واضح رہے کہ عدم ضرورت قرآن کی نسبت محمدی ایسی طرز اختیار کر رہے ہیں جو بنائے سلسلہ ہذا کے خلاف یا اُس سے بعید ہی ہر برادران اِن صورتوں سے قرآن کا نزول فضول ضروری ثابت نہ ہوگا۔ جواب دینے میں کم سے کم دو باتونکا لحاظ تو رکھنا چاہیے۔ یعنے ایک تو ہماری بنائے بحث کا خیال ہے اور دوسرے تحقیقی طرز پر مخالفت ہو تو بُرز در ہوگی اور اِس بارے میں ہم آگے بھی عرض کر چکے ہیں۔ اِسلئے اس امر کی زیادہ توضیح کرنا سعادت جانتا ہوں +

قولہ۔ جب یہہ امر خود پادریصاحب تسلیم کرتے ہیں کہ تمام بائبل مختلف زمانوں میں جدا جدا انبیاء علیہ السلام پر نازل ہوئی ہی تو کیا سنے جو بار بار احکام کے نزول کو فضول قرار دیتے ہیں اِس قاعدہ کی بنیاد تو صرف نافہمی یا دہوکھا ہی پر معلوم دیتی ہی کیونکہ جب جدا جدا زمانہ میں انبیاء علیہ السلام مبعوث ہوئے تو خداوند تعالے نے انکو خلعت رسالت سے ممتاز فرماکر کسی قوم کے طرف جب بھیجا تو ایک قانون اُسی قوم کے لئے جو انکی تہذیب ظاہر و باطن کو آراستہ کرے اس رسول کے ہمراہ عنایت کیا بعد اسکے دوسرے زمانہ میں جب دوسرا رسول آیا وہی قانون اسکو عنایت ہوا۔ مگر اُس قانون جدید میں کچھہ کچھہ قانون اول کے تشریح اور کچھہ احکام کی منسوخت جو قوم اول کو بطور میعاد کے جسکی میعاد علم الٰہی میں موجود تھی نازل فرمائی اور باقی کل احکام اذ لاتی اور فرمان الٰہی قانون اوّل اور قانون جدید میں ضرور ایک ہی ہونا چاہیے انتہیٰ +

واضح ہو کہ میری غرض دھوکہ دینے کی نہیں ہی لیکن بے ریا محبت کی رو سے آپ لوگوں کو ایک فریب عظیم سے رہا کرنے کی ہی۔ پس واضح ہو کہ انبیاء بائبل ایسے نہیں جیسے آپ بیان کرتے ہو آپ کا بیان محمدی ڈھب پر ہی کیونکہ انبیاء خدا کی شریعت یعنے توریت کے محافظ اور معلم تھے اُن میں سے کسی نے کوئی نیا قانون سوائے اِس پہلے کے پیش نہ کیا۔ وہ توریت ہی کے احکام کی تعمیل کے لئے بنی اسرائیل کو تاکید کرتے تھے۔ صفات الٰہی اور فرائض انسانی جو توریت میں مندرج ہو چکے تھے اُنسے آگاہ کرتے رہتے تھے اور ہر عدولی کے لئے انتقام الٰہی کی خبر دیتے تھے۔ اور اُنکے وقوع سے اُنہیں عبرت دلاتے تھے۔ توریت کے امور اخلاقیہ کی نہ صرف تاکید کرتے بلکہ انتظام الٰہی سے انکی صداقت ثابت کرتے تھے۔ اور وہ سب واقعات جو بنی اسرائیل و دیگر اقوام کی نسبت کتب انبیاء اور کتب تواریخ میں مندرج ہوئی ہیں۔ اُن سے بھی لوگوں کی ہدایت مدنظر تھی۔ حتیٰ کہ انجیل میں بھی اُن ہی کی طرف رجوع کرایا گیا ہی۔ اور تاکہ معلوم ہو کہ انبیاء توریت ہی کے معلم اور نگہبان تھے اور کوئی اپنا اپنا نیا قانون نہ لایا اُنہیں کی کتابوں سے ظاہر ہی۔ وے اُسکا ہدایت نامہ کے طور پر ذکر کرتے ہیں۔ دیکھو یشوع ۲۳: ۶۔ ۷۔ اور جتنے قاضی ہوئے اُنکے عہد میں جو ثواب اور سزائیں بنی اسرائیل نے کمائیں وہ توریت کی تعمیل یا عدولی کا ظہور ہی۔ زبور کی کتاب میں داؤد بار ہا شریعت کی طرف رجوع کرنا اور توجہ دلاتا ہی۔ دیکھو پہلا زبور اور ۱۹ اور ۴۰ اور ۴۷۔ اور ۷۷۔ اور ۷۸۔ اور ۸۱۔ اور ۱۰۵ اگلی۔ اور ۱۰۶۔ اور ۱۳۵۔ اور ۱۳۶ اور خصوصاً ۱۱۹ زبور کل۔ پھر اُسنے اپنے بیٹے سلیمان کو بھی یہی ہدایت دی ۱ سلاطین ۲: ۳۔ ۴۔ پھر دیکھو توجہ یرمیاہ ۳: ۱۶۔ دانیل ۹: ۱۱۔ ۱۳۔ یسعیاہ ۲۴: اور ۴۰: ۹۔ اور ۴۴: ۵۔ یرمیاہ ۸: ۸ عموس ۲: ۴ حزقیل ۴۴: ۲۴۔ اس سے ظاہر ہی کہ کوئی نبی نیا قانون لیکر نہ آیا۔ کیونکہ پیشتر جو ایک موجود تھا۔ لیکن ہر ایک اپنی الہامی آزادگی کے موافق طرح بطرح اُسی اوّل کی پیروی اور تعمیل کی ترغیب دیتا رہا۔ اور نہ وہ اپنی اپنی قوم کے پاس آئے لیکن اُسی ایک ہی موسیٰ والی قوم میں بھیجے گئے اور اُسکا کوئی حکم منسوخ نہ کیا۔ کیونکہ انکی آمد کی یہہ غرض نہ تھی۔ البتہ ایک آدہ حکم جسکی پوری پوری تعمیل نہ ہوئی انکو پورا کیا مثلاً بموجب حکم کتاب استثنا ۱۲: ۹۔ ۴ بمقابلہ ۲ تواریخ ۶: ۵ ہیکل یروسلم میں تعمیر کی گئی۔ کیونکہ داؤد کے وقت تک کوئی مستقل جگہہ عبادت وغیرہ کی قرار نہ پائی تھی۔ باوجود اسکے یہہ بھی ظاہر ہی کہ شریعت کی رسمیات اور انقیادی تعلقات عارضی تھے۔ انکی حد تدریج خدا کے ارادے میں مسیح تک تھی اسلئے اگرچہ اُنہوں نے خود توریت کا کوئی حکم موقوف نہ کیا تاہم اُسکے ختم ہونے اور ختم کرنیوالے کی خبر دینے کی ضرورت ہوئی۔ جیسا ہم اور مضمونوں میں اِس امر کا بیان کر چکے ہیں۔ پس صاحب اُن انبیاء سابقین کا یہہ کام تھا۔ آپ اِن باتوں پر غور فرمایئے +

باین ہمہ یہہ بھی واضح ہو کہ بائبل ایک کتاب ہی اور اُسکے دو حصے ہیں جو دو زمانوں کے متعلق ہیں۔ ایک میں توریت مع شرح انبیاء شامل ہی اور دوسرے میں انجیل یعنے خوشخبری انکی انجیل ہی مع شرح حوارین شامل ہی پہلا ابتدائی یا طیاری کا ہی اور دوسرا اُسکا انجام یا تکمیل ہی۔ اور یوں دونوں حصے ایک دوسرے کے محتاج ہو کر ایک ہی کتاب ہی اسلئے

ایک کتاب یا اُسکے حصّے کو پارہ پارہ کرکے بنا و نہ دیجئے بھی جائیے +

باقی آیندہ

منشور محمدی کی مکرر دروغ گوئی

دربارہ تالیف اظہار عیسوی

ناظرین اخبار نورافشاں جانتے ہیں کہ ہمارے پادریصاحب نے جو کہ اس نے عدم ضرورت قرآن کو مسلسل و نمبروار تحریر فرمایا۔ اور کہ وہ تحریرات کس زور و شروت کی تھیں۔ کہ کسی محمدی سے انکا جواب بن نہ آیا۔ البتہ اخبار منشور محمدی میں کسی محمدی نے ضرورت قرآن دھر گھسیٹا۔ جسکا جواب بھی ساتھ ہی ساتھ ہمارے پادریصاحب نے بخوبی دیا۔ اُسپر محمدی اخبار نے بابت تالیف اظہار عیسوی سخت جھوٹ بولا۔ لطف یہہ کہ برخلاف اُسکے کوئی واقعی امر بھی پیش نہ کر سکے تھے۔ اُسکا جواب بھی با ثواب پا چکے۔ اب مکرر اُسپر ندامت کے پردہ میں منشور محمدی مطبوعہ ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۰۸ ہجری نمبر ۱۱۔ جلد ۱۰ میں خیالی جوڑ توڑ و بیہودہ گفتگو کو کام میں لاکر اپنی شرمندگی پر پردہ ڈالنا چاہا ہے۔ اور اسبات کی کوشش کی ہے کہ شرمندگی دور ہو۔ کیونکہ جب محمدی صاحب نے اوّل جھوٹ بولا تھا۔ تو ایسی ملایم طرز میں نہ تھا۔ ہم موقع پر اسبات کا بیان کرینگے۔ لیکن یہہ پردہ داری اہل دانش کے نزدیک حقیقت میں بے پردہ ہے۔ چنانچہ ہمارے ذیل کے بیان سے ظاہر ہے +

قولہٗ۔ اگر میں آپکے کمزور اقوال اور تحریرات کو تسلیم کر لیتا۔ تو تب آپ راضی تھے۔ افسوس پادریصاحب جواب دینے کو ہلکا پن خیال کرتے ہیں +

اقول۔ نہیں صاحب نہیں!!! پادریصاحب آپکے ایسے احسان کے محتاج نہیں۔ جو خاطر آ ہو۔ آپ بیشک پوری پوری مخالفت ظہور میں لاویں۔ (جیسا وطیرہ اختیار کیا ہوا ہے) بے شرمی سے ایسی خاطر کیوں کرتے ہو؟ کیونکہ بہتیرے ذکو بغیر مخالفت کے حق قبول کرنے کی عادت نہیں۔ آپکے محض جواب دینے کو وہ کیوں ہلکا پن سمجھینگے۔ ہاں البتہ (بُرا نہ مانیگا) اگر جواب میں جواب نہ پاویں۔ تو اُس عبارت کو کیا کہا جائیگا۔ جسمیں (اپنے خیال میں) جواب ملبس کرتے ہو۔ پھر آپ نے پادریصاحب کی دیگر تحریرات کی کمزوری بلا دیکھے کیونکر معلوم کرلی۔ ایسے ہمہ دان!!! قربان جاؤں۔ اولیائی کا دعویٰ کیوں نہیں کر بیٹھے۔ کیا یہہ آپ لوگوں کی عادت ہی ہے۔ یا محمدیت کی ہی خصوصیت ہے۔ کہ ایسی نامعقول توہمات بلا دیکھے نہ صرف خیال ہی میں لاتے ہو۔ بلکہ بلا عذر حجاب دیتے ہو۔ بھلا دیکھو تو مرزا غلام احمد رئیس قادیان نے آؤ دیکھا نہ تاؤ اور اُنکی معلومات بغیر آزمائے بدون دیکھے بھالے براہین احمدیہ کے ٹائٹل پیج۔ (سرورق) پر کتاب لاجواب لکھوا دیا۔ اور مقدمہ کے صفحہ ۳۰۹ میں لکھ مارا ہے۔ کہ یہہ کتاب طالبانِ حق کو ایک بشارت اور منکرانِ دین اسلام پر حجت الٰہی ہے۔ کہ جسکا جواب قیامت تک اُنسے میسر نہیں آسکتا +

ایسے غیب بین!!! حضرت سلامت یہہ عادت درست نہیں۔ یہہ کمینوں کے خیالات اور کم حوصلہ لوگوں کا کام ہے۔ آیندہ ذرا سمجھ سوچکر لکھیں۔ کیونکہ معقول و نامعقول میں محققوں کے نزدیک ارض و سما کا فرق ہے۔ آپ کیا۔ براہین احمدیہ کی ہی دھجیاں اُڑ جائیں۔ تو تعجب نہیں۔ اور البتہ اُڑینگی۔ ذرا پورے طور پر مشتہر تو ہو نیدو۔ جب اصل ہی کی حقیقت نہ رہی۔ تو نقل کیسی +

قولہٗ۔ آپ نے جن حقیقتوں سے کام لیا ہے۔ انکی حقیقت کھل جائیگی۔ ناظرین خود فیصلہ کر لینگے۔ کہ پادریصاحب کی حقیقتیں اس قسم کی ہیں +

اقول۔ اسمیں کیا شک ہے۔ جو کہ اندھیرے میں ہے۔ روشن کیا جائیگا۔ اور ہر قسم کی حقیقتوں کی حقیقت کھل جائیگی۔ اور کھل چکی ہے۔ دیکھو کل نمبر عدم ضرورت قرآن کے۔ کہ کسطرح قرآن کی حقیقت کھلی ہے۔ لیکن جن راست و معقول حقیقتوں سے قرآن کی حقیقتیں رد و دھول ہیں ہے انکے مقابلہ پر تقریر کرنی یا لاف زنی ایسی ہے۔ جیسے چاند پر خاک ڈالنی۔ کیونکہ ظاہر ہے۔ کہ پادری صاحب نے اُن حقیقتوں سے کام لیا ہے۔ جو کلام الٰہی میں الہام ربانی سے تحریر ہوئیں۔ جنکے برخلاف ہر قسم کی گفتگو بچ ہے۔ بشر کیا؟ فرشتہ کی طاقت نہیں کہ اُنکے برخلاف کچھ کہہ سکے۔ آپکی کیا حقیقت ہے +

قولہٗ۔ آپ ہی اپنی تالیف اظہار عیسوی کی طرف دیکھئے۔ قطع نظر مسلمانوں کے عیسائیوں نے ہی دھجیں اُڑادی ہیں۔ مشہور پادریوں کی کمیٹی نے بالکل لغو اور ذٹلیات قرار دی۔ ۔۔۔۔۔ الخ +

اقول۔ میاں محمدی صاحب بھی کیا خبردار آدمی ہیں۔ واقفیت تو حد درجہ کی ہے۔ کیا پوری پوری خبر ہر امر کی رکھتے ہیں۔ مجال کیا۔ کہ کوئی بات فروگذاشت ہو۔ کیا خوب۔ مسلمانوں کو تو بالائے طاق رکھتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔ کہ عیسائیوں نے ہی اظہار عیسوی کی دھجیں اُڑادی ہیں کس مشہور پادریوں کی کمیٹی کا ذکر فرماتے

ہیں۔ ہمکو نہیں معلوم کہ وہ مشہور پادری کون ہیں۔ جنہوں نے اظہار عیسوی کو لغو ٹھہرایا۔ کیا خوب ہوتا۔ اگر آپ اُن پادریوں کے نام بھی تحریر فرماتے۔ جیسے ہمپر ہویدا ہوتا۔ اور ہم بھی سمجھتے کہ ہاں بھلا جب ایسے لائق معروف پادریوں نے (بقول محمدی) اظہار عیسوی کو نامقبول ٹھہرایا۔ تو البتہ ایسی ہی ہوگی۔ لیکن چونکہ اُنہوں نے اُنکے نام نامی گرامی نہیں لکھے۔ اسصورت میں اُنکی عدم واقفی ظاہر ہے۔ صرف کسی متعصب محمدی سے سنی سنائی مجمل بات پر بغیر تفتیش کئے زور آزمایا ہے۔ افسوس اگر وہ کچھ بھی اسمعاملہ میں جستجو کرتے۔ تو ایسی نامعقول گفتگو عمل میں نہ لاتے۔ ہمیں یاد ہے۔ کہ نامی اخبار سفیر ہند امرتسر کے لائق اڈیٹر پادری رجب علی صاحب نے اپنے اخبار مطبوعہ ۱۴۔ اگست سنہء میں ایک پرزور ریویو کتاب اظہار عیسوی پر لکھا۔ جسمیں آپ نے کمیٹی کے ممبروں کے نام اور اُنکی راہ سو اُنکی لیاقت بابت علم الٰہی لکھی۔ چونکہ آپ اُس ریویو سے ناواقف محض معلوم ہوتے ہیں۔ اسلئے آپکی لاعلمی کے دور کرنے اور عدم واقفی کے بدلے واقفیت بخشنے اور خواب غفلت سے بیدار کرنے کی خاطر۔ ریویو مذکورہ کی دفعہ ۴ کو لفظ بلفظ نقل کرتا ہوں۔ اُسپر اُمید کہ آپکی آنکھیں کھلینگی۔ اور آئیندہ ایسی طفلانہ گفتگو سے باز آؤگے + باقی آئیندہ

خط

مرتب صاحب سلامت۔

تسلیم۔ عرصہ دس برس کا ہوا کہ کمترین اس شہر کلکتہ میں بمقام ویلنگٹن اسکوایر ہمراہی ٹی سی بنرجی اور بھائی لارنس اور دوسرے بھائیوں کے وعظ کیا کرتا ہے تھوڑا عرصہ ہوا کہ جہاں بندہ وعظ کرتا ہے وہاں سے تخمیناً تیس گز کے فاصلہ پر پادری ڈاکٹر تھوبرن صاحب نے بزبان انگریزی اور تخمیناً بیس گز کے فاصلہ پر پادری جیمس صاحب اور جانسین صاحب اور ہنکلی صاحب نے بزبان اردو اور بنگالی وعظ کرنا شروع کیا جب یہہ معاملہ ہندو اور محمدیوں نے دیکھا تو اُنہوں نے بھی پچاس گز کے فاصلہ پر کھڑے ہوکر ہندو اور محمدی مذہب کی صفت ثنا میں جو کچھ کہ اُنکے دل میں آیا کہنا شروع کیا جب اسی ویلنگٹن اسکوایر میں تین جگہہ مسیحیوں کا اور ایک جگہہ ہندو اور محمدیوں کا وعظ ہونا شروع ہوا اور دن بدن لوگوں کی کثرت ہونے لگی اور ہر طرف سے شور و غل زیادہ ہونے لگا تو ہمارے جناب صاحب کمشنر بہادر پولیس کلکتہ نے بلحاظ اسکے کہ شاید کسیطرح کا فساد برپا ہو قطعی حکم دیا کہ کوئی شخص ویلنگٹن اسکوایر یا ڈلہوزی اسکوایر وغیرہ میں وعظ نہ کرے بمجرد نزول اس حکم کے ہندو اور محمدی تو کافور ہوگئے اور عاشقان مسیح کا حال بموجب اس شعر کے ہے۔ قدم در منزل جاناں میں بخوف خطر رکھے ہنسی پر جو اس شمع کی مانند اپنا سر رکھے یہہ بھلا کسکی سنتے ہیں۔ بدستور اپنا کام کرتے رہے جب اسکی خبر کمشنر صاحب موصوف کو ہوئی تو انہوں نے پادری کیر صاحب سکرٹری بپٹسٹ مشن اور پادری جیمس صاحب اور پادری جانسین صاحب اور پادری میکڈالن صاحب اور پادری ہم سورٹ صاحب کے نام عدالت سے سمن نکلوائے پادری صاحب موصوف تاریخ معینہ پر حاضر عدالت ہوئے جب مقدمہ بحضور جناب مجسٹریٹ صاحب بہادر کے پیش ہوا تو چہ گھنٹہ تک گفتگو رہی اور بعد ازاں یہہ حکم ہوا کہ واسطے تصفیہ اس مقدمہ کے اور مجسٹریٹوں کا ہونا ضرور ہے اسواسطے فی الحال مقدمہ ملتوی رہے اور دوسری مرتبہ پیش ہو جب دوسری مرتبہ نوبت پیشی کی پہونچی تو چار مجسٹریٹ واسطے تصفیہ مقدمہ کے بیٹھے اور گفتگو نے اسقدر طوالت کھینچی کہ پھر وقت نہ رہا اور تجویز ٹھہری کہ تیسری مرتبہ پیش ہو۔ ابھی یہہ حالت ہو رہی تھی کہ بھائی امانعلی گاسپل پریچر اور منشی وارث حسین صاحب اردو ماسٹر اور مسٹر ارک صاحب متعلقہ اسکاچ چرچ اور مسٹر کرسٹی فر اور روبین صاحب نے اسی ویلنگٹن اسکوایر میں وعظ کیا انسپکٹر پولیس نے آکر ان بھائیوں سے نام و نشان پوچھا [illegible] لکھا دیا جب تیسری مرتبہ نوبت پیشی مقدمہ بالا کی پہونچی تو بباعث نہ تشریف لانے ایک مجسٹریٹ صاحب کے اس مرتبہ بھی مقدمہ ملتوی رہا اور جب چوتھی مرتبہ نوبت پیشی مقدمہ کی پہونچی تو اُس روز بھی ختم نہ ہوا اور یہہ تجویز ٹھہری کہ تاریخ ۲۰ ماہ جون پیر کے روز پیش ہو چنانچہ جب ۲۰ جون کو مقدمہ پیش ہوا تو چاروں مجسٹریٹوں کی رائے اسبات پر قرار پائی کہ کمشنر صاحب کا حکم خلاف آئین ہے اسواسطے مقدمہ ڈسمس اور مدعاعلیہ رہا بعد ازاں کمشنر صاحب نے واسطے اپیل کے نقل حکم چاہی آئیندہ کو جو کچھ ظہور میں آویگا اگر خدا کی مرضی ہوگی تو اطلاع دیجائے گی زیادہ نیاز فقط +

راقم منشی عنایت اللہ گاسپل پریچر
بپٹسٹ مشن کلکتہ از کلکتہ

لودیانہ

ہفتہ حال میں بالکل ایک بوند بھی نہیں پڑی ہے۔ گرمی کا بڑا زور شور رہا۔ پنجاب کے اخبارات سے بھی معلوم ہوا ہے کہ کسی ضلع میں بارش نہیں ہوئی +

۴ جولائی کی رات کو قریب ایک بجے کے لوہا بازار میں بسمات بھولی سرکی بند کے مکان میں آگ لگی جسکے صدمہ سے بہت سا سرکنڈہ جو جمع تھا جلگیا اگر پولیس کی امداد موقع پر نہ پہنچتی تو بازار کے بہت سے مکانات جل جاتے چنانچہ خبر کے پہنچتے ہی سردار البیل سنگھ صاحب

کوتوال معہ نور خاں و احمد خاں سار جنٹان و مالا سنگھ دفعدار و بخشی کرم بخش موقع پر پہنچے اور منشی محمد جان صاحب نایب کورٹ انسپکٹر عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے بھی بڑی دلیری کے ساتھ کوشش کی اور حافظ مصباح الحق صاحب مسلمان معہ چند کسان کے آگ بجھانے کے لئے دوڑے اور خوب ہی کوشش کی۔ خبر ہے کہ کسیقدر مالک مکان کا زیور بھی اُڑ گیا تھا مگر پولیس کی کوشش سے دستیاب ہو گیا ہے اب پولیس میں یہہ تحقیقات ہو رہی ہے کہ یہہ آگ کسطرح لگی یقین ہے کہ کوتوال صاحب اپنی کوشش سے سُراغ لگا دینگے کیونکہ شبہ پڑ گیا ہے کہ یہہ آگ خود بخود نہیں لگی ہے۔ جسکی بابت ہفتہ آیندہ میں شرح لکھا جائیگا۔

موضع باوڑ علاقہ تھانہ کھنہ میں ایک چمار نے ایک کھتری کو عجیب ترکیب سے مار ڈالا یعنے ایک بانس کی لکڑی نوکدار جو طول میں ۴ انگشت تھی اُسکی نوک پر سنکھیا اور دھتورا اور گوند لگا کر مسمی بشن لال کھتری کے پہلو میں بحالت خواب لکڑی مذکور ماری تھوڑی دیر کے بعد وہ بیہوش ہوا اور شفاخانے میں آتے ہی زہر کی تاثیر کر جانے سے مر گیا۔ لالہ رام دتا مل صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھانہ کھنہ کی عرقریزی سے مجرم گرفتار کیا گیا چنانچہ ۴ جولائی کو پیشگاہ صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے مجرم دورہ سپرد ہو گیا ہے۔ کہتے ہیں کہ اس ترکیب سے یہہ چمار مویشی کو بلا پیچ جرم مار ڈالتا تھا۔

مولوی ابو القاسم صاحب کورٹ انسپکٹر کو مبلغ دو سو روپیہ در مقدموں کی برآمدگی کے صلہ میں محکمہ پولیس سے عطا ہوئے۔

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

گورنمنٹ گزٹ پنجاب کے اشتہار نمبری ۵۱۲ مورخہ مئی ۱۸۹۱ء کی ذیل میں کپتان جے بی ہچسن صاحب قایم مقام جوڈیشل اسسٹنٹ شملہ کو چھاونی جتوگہ کی حدود کے اندر اول درجہ کے مجسٹریٹ کے اختیارات جنکی تصریح مجموعہ ضابطہ فوجداری کی دفعہ ۳۰ میں ہے تفویض ہوئے۔

صدر الدین استیپال اسسٹنٹ درجہ اول جو مینو پراونشل سے متعلق ہے اُسکی خدمات ۱۰ جون ۱۸۹۱ء بعد دو پہر سے گورنمنٹ ممالک مغربی و شمالی و اودھ کے سپرد کی گئیں۔

محمد حیات خان پولیٹیکل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر راولپنڈی سے ضلع گورداسپور کو تبدیل ہوا جہاں وہ ۱۰ جون ۱۸۹۱ء کو دو پہر سے پہلے حاضر ہوا۔

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر پنڈت بہانشنکر رائے کے پنشن یاب ہو جانے کے سبب ۲ جون ۱۸۹۱ء سے مندرجہ ذیل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کی ترقی فرماتے ہیں۔

محمد حیات خان پولیٹیکل اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی ترقی دوسری جماعت کے اوّل درجہ سے اوّل جماعت کے سوم درجہ پر۔

محمد برکت علی خان خان بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی ترقی دوسری جماعت کے دوم درجہ سے اول درجہ پر۔

سرجن میجر جی تک بی ڈیوس صاحب سول سرجن ڈیرہ اسمعیل خان اہتمام لینے کی تاریخ سے وہاں کے جیلخانہ کا سپرنٹنڈنٹ مقرر ہوا۔

اے برانڈرتھ صاحب قایم مقام جج چیف کورٹ پنجاب نے ایک مہینے اور ۲۴ دن کی رعایتی رخصت ۱۳ جون ۱۸۹۱ء بعد دو پہر سے حاصل کی۔

تصحیح

صفحہ نمبر ۲۰۳ پہلے کالم کی آخری سطر کا لفظ غیر مہم جو لکھا گیا ہے سہو کاتب سے لکھا گیا ہے ناظرین اسکو غیر مہم پڑھیں دوسرے کالم کی پہلی سطر میں جو غیر مہم اور غیر سہا لکھا ہے بجائے اُسکے ناظرین غیر مہم و غیر سہا پڑھیں تیسرے کالم کی پانچویں اور چھٹی سطر میں جہاں لکھا ہے کہ غالباً پچاس سے کم ہی کئے ہونگے ناظرین قریب پچاس صفحہ پڑھیں۔

نامہ نگاران کی خدمت میں التماس ہے کہ جمیع صاحبان اپنا اپنا مضمون براہ مہربانی بخط نستعلیق اور صاف تحریر فرما کر عنایت فرمایا کریں کیونکہ بعض مرتبہ شکستہ خط کے باعث غلطی واقع ہو جاتی ہے۔

اڈیٹر نور افشاں

دستور العمل نور افشاں

یہہ اخبار صداقت آثار جمعرات کے روز چھپکر روانہ ہوتا ہے قیمت مندرجہ ذیل ہے۔ سالانہ بلا محصول ؏ معہ محصول ؏ ۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول ؏ ۳ پرچہ کے واسطے ؏ ۴ پرچہ کیواسطے معہ محصول ؏ ۵ پرچہ کیواسطے معہ محصول ؏ ۶ پرچہ کیواسطے معہ محصول ؏ ۱۲ پرچہ کیواسطے معہ محصول ؏ قیمت بذریعہ منی آرڈر جو ہر ایک ڈاکخانہ میں ملتا ہے بھیجنی چاہئے۔

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا